السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نجاست خوار مرغیاں جلالہ میں داخل ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں کہ ''مرغیاں بھی جلالہ ہوتی ہیں یا نہیں؟'' دو باتیں تنقیح طلب ہیں۔

1۔ جلالہ کے کیا معنی ہیں؟

2۔ مرغیوں میں بھی جلالہ کے وہ معنی پائے جاتے ہیں یا نہیں؟

تنقیح نمبر اول :۔

لفظ جلالہ یا تو صیغہ اسم فاعل برائے مبالغہ ہے اور حرف "ة" اس میں زیادت مبالغہ کے لیے ہے جیسے "علامة فهامة" یا لفظ جلالہ صیغہ نسبت ہے جیسے بزاز صراف غنام۔

اول شق پر اس کے معنی ہیں بہت بہت جلہ خوار یعنی بہت بڑا نجاست خوار اور دوسری شق پر اس کے معنی ہیں جلہ خواری پیشہ یعنی پیشہ نجاست خواری ہو اور یہ بہت صاف بات ہے کہ جس کا پیشہ نجاست خواری ہوگا ضرور اس میں نجاست خواری بکثرت تمام پائی جاتی ہوگی اور جس میں نجاست خواری بکثرت تمام پائی جاتی ہوگی ضرور وہ بہت بڑا نجاست خوار ہوگا اسی طرح جو بہت بڑا نجاست خوار ہوگا ضرور اس میں نجاست خواری بکثرت تمام پائی جاتی ہوگی۔ اور جس میں نجاست خواری بکثرت تمام پائی جاتی ہوگی۔ ضرور وہ نجاست خواری پیشہ ہوگا۔

اس بیان سے ظاہر ہوگیا کہ مال دونوں شقوں کا واحد ہے کہ جلالہ وہ ہے جو بہت بڑا نجاست خوار ہو اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ جلالہ ہونے کے لیے اسی قدر کہ بہت بڑا نجاست خوار ہو کافی نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے گوشت یا دودھ یا پسینے میں بھی اس نجاست کا اثر (رنگ یا بو یا مزہ) ظاہر ہو جائے ورنہ جلالہ نہیں ہے۔ تعمق نظر کے بعد یہی قول صحیح معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ گوشت یا دودھ یا پسینے میں نجاست کے اثر کا ظاہر ہونا اس بات کی بین دلیل ہے کہ وہ نجاست ہنوز پورے طور سے مستحیل نہیں ہوئی ہے ورنہ اگر نجاست پورے طور سے مستحیل ہوگئی ہوتی تو اس کا اثر گوشت وغیرہ میں ظاہر نہ ہوتا اور شریعت غرا میں اس کے گوشت اور دودھ کھانے اور اس پر سواری کرنے سے ممانعت ہوجاتی کیونکہ شے کے مستحیل ہوجانے کے بعد اس کا سابق حکم حرمت باقی نہیں رہتا دیکھو گدھا جب نمکسار میں پڑ کر نمک بن جاتا ہے تو اس کا سابق حکم حرمت باقی نہیں رہتا بلکہ حلال ہوجاتا ہے اسی طرح منی نطفہ بن جاتی ہے یا نطفہ جب علقہ ہوجاتا ہے یا علقہ جب مضغہ بن جاتا ہے یا مضغہ جب عظام کی شکل میں آجاتا ہے یا عظام کے بعد جب گوشت چڑھ کر اور جان پڑ کر آدمی بن جاتا ہے تو ہر ایک حالت لاحقہ پر حالت سابقہ کا حکم باقی نہیں رہتا۔

اسی طرح جب میلا (فضلہ) کھیتوں میں پڑ کر مٹی ہوجاتا ہے یا مٹی ہو کر بناتی شکل اختیار کرتا ہے تو اس کا سابق حکم نجاست اور حرمت باقی نہیں رہتا بلکہ پاک اور حلال ہوجاتا ہے اسی طرح آدمی کی غذا جب براز بن جاتی ہے تو اس کا سابق حکم پاکی اور حلت باقی نہیں رہتا بلکہ براز بن جانے کے بعد ناپاک اور حرام ہوجاتی ہے اسی طرح پاک پانی میں جب نجاست پڑجاتی ہے جس سے اس کا رنگ یا بو یا مزہ بدل جاتا ہے تو ناپاک ہوجاتا ہے اور دریا یا آب کثیر کہ ان میں کس قدر نجاست پڑتی ہے لیکن چونکہ وہ نجاست مستحیل ہوجاتی ہے اس لیے دریا یا آب کثیر ناپاک نہیں ہوتے علی ہذا القیاس لاکھوں کیا کروڑوں بلکہ بے حد اس کی مثالیں پیش ہو سکتی ہیں۔

(الحاصل شریعت بیضا نے استحالہ کا وجوداً اور عدماً دونوں طرح سے اعتبار کیا ہے کہ اگر استحالہ پایا گیا تو حکم سابق جاتا رہا اور استحالہ نہیں پایا گیا تو حکم سابق باقی رہا

اس تقریر سے ثابت ہوگیا کہ جو بعض علما نے جلالہ ہونے کے لیے گوشت وغیرہ میں نجاست کا اثر ظاہر ہونا بھی شرط فرمایا ہے یہی قول صحیح اور اصول شریعت کے موافق ہے پس اس صحیح قول کے موافق ہے پس اس صحیح قول کے موافق جلالہ وہ نجاست خوار جانور ہے جس کے گوشت یا دودھ یا پسینے میں اس نجاست کا اثر رنگ یا بو یا مزہ ظاہر ہو جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ وہ نجاست ہنوز پورے طور سے مستحیل نہیں ہوئی ہے اور جو حدیث شریف میں اس کے گوشت اور دودھ کھانے اور اس پر سواری کرنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ اس کا گوشت اور دودھ اور پسینہ ہنوز بوجہ نجاست کے مستحیل نہ ہوجانے کے نجس اور ناپاک ہے پس اس کا گوشت اور دودھ کھانا درحقیقت نجاست کھانا ہے اور اس پر سواری کرنا اپنے بدن اور کپڑے کو اس کے نجس پسینے سے آلودہ کرنا ہے۔

تنقیح نمبر دوم :۔

میں اس دوسری تنقیح کے متعلق کوئی قطعی بات اثباتاً نفیا تحریر نہیں کرسکتا کیونکہ میں خود نہیں جانتا کہ آیا مرغیاں ایسی بھی ہوتی ہیں، جن کے گوشت یا پسینے میں بوجہ بکثرت نجاست خواری کے نجاست کا اثر رنگ یا بو یا مزہ ظاہر ہوجاتا ہے یا ایسی ہیں ہوتی ہیں؟ ہاں بطور تعلیق اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ اگر مرغیاں ایسی بھی ہوتی ہیں، جن کا ابھی مذکور ہوا ہے تو جو ایسی ہوں، ان کے جلالہ ہونے میں کوئی شک نہیں وگرنہ نہیں، کیونکہ مناط نہی حدیث شریف میں صرف جلالہ ہونے کا وصف ہے تو جس جانور میں یہ وصف پایا جائے، وہ جلالہ ہے، جس کا گوشت کھانا اور دودھ والا ہو تو اس کا دودھ پینا اور سواری کے قابل ہو تو اس پر سواری کرنا، یہ سب داخل نہی ہے۔ اور جس جانور میں یہ وصف نہ پایا جائے، نہ وہ جلالہ ہے اور نہ اس پر احکام مذکورہ جاری ہوں گے اور جو روایت کے بزازیہ سے بحوالہ غایۃ الکلام بدیں عبارت نقل کی گئی ہے:

[روي عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یحبس الدجاج ثلاثۃ ایام "[1]"

''نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مرغی کو تین دن تک بند کردیا جائے''

اگر یہ روایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے تو یہ بلاشبہ قاطع نزاع ہے، لیکن اس کا ثبوت معلوم نہیں۔ مرغیوں کے قطعاً جلالہ نہ ہونے کی یہ دلیل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغی کا گوشت کھایا ہے، کافی دلیل نہیں ہے، ورنہ شتر اور گاؤ بھی قطعاً جلالہ نہ ٹھریں گے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر اور گاؤ کا گوشت بھی کھایا کھلایا ہے۔ ہاں اگر کسی کا ایجاب کلی کا دعویٰ ہو کہ کل مرغیاں جلالہ ہوتی ہیں تو اس دعوے کے ابطال کےلیے یہ دلیل البتہ کافی ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرغی کا گوشت تناول فرمایا تھا، وہ قطعاً جلالہ نہ تھی۔

پس اس دلیل سے یہ سلب جزئی کہ بعض مرغیاں جلالہ نہیں ہیں، ثابت ہوگیا اور اس سلب جزئی کے ثبوت سے ایجاب کلی کا دعوی جو سلب جزئی کا نقیض ہے، باطل ہوگیا، کیونکہ احد النقیضین کے ثبوت سے دوسرے نقیض کا ثبوت ممتنع ہوجاتا ہے، والالزم اجتماع النقیضین وھو کما تري لیکن کسی کا دعویٰ ایجاب کلی کا نہیں۔

---

[1] ۔ یہ روایت مرفوعاً نہیں ملی، البتہ اس سلسلے میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک موقوف اثر مصنف ابن ابی شیبہ (148/5) میں مروی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری]

کتاب الاطعمۃ، صفحہ:670

محدث فتویٰ